TPM Vol. 32, No. 1, 2025
ISSN: 1972-6325
https://www.tpmap.org/

Open Access

THE ANTI-TERRORISM SENTIMENTS AND THE FEELINGS OF PEACE AS EXPRESSED IN THE PASHTO FOLKLORE

DR SYED ZAFAR ULLAH BAKHSHALI[1], DR. NOOR UL BASAR AMAN[2]

[1] ASSISTANT PROFESSOR DEPARTMENT OF PASHTO ABDUL WALI KHAN UNIVERSITY MARDAN. zafarbakhshali@awkum.edu.pk
[2] ASSISTANT PROFESSOR DEPARTMENT OF PASHTO UNIVERSITY OF MALAKAND. dr.aman@uom.edu.pk

ABSTRACT

Pushto folklore literature is said to be as old as 5000 years in history. It has a variety of genres namely the Tapa, Charbaita, Loba, Badala, Neemakay Qessa, Bagatay, Maxims and Proverbs, Allahoo songs for children and the likes. Each genre is such a comprehensive form of poetic composition that it contains not only a detailed history of the pukhtoons but also their social, psychological and religious values encompassing even the minute aspects of the life of the community in which they were composed. Even from a single genre of Tap, the chronological record of various historical events events and occurrences as well as the emotional features of the Pakhtoons can be gathered. These genres contain the store fo rich knowledge and experience of the age in which they were composed. The folklore of Pashto literature is rich in knowledge as well as the wisdom of the Pashtoons. Pashtoons have been living through history as one one tribal community. Their beliefs, mode of living, their cultural and religious rituals and their language and literature has been a unified whole which conveys a sense of unity, solidarity and peace lovingness not only among themselves but also with the neighbors as long as the neighbor respects their peace and solidarity Pashto folklore has a tinge of peace and solidarity. Due to the current wave of terrorism in the region. Particularly in the area where the that the folklore of the current Pashto literature is replete with such them as love for peace , need for unity and solidarity and a message of global peace both for the pashtoons and for the world community. It is due to this reason that the title of May this treaty is the anti-terrorism sentiments and the feelings of peace as expressed in the Pashto folklore.

پشتو لوک ادب کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی پشتون قوم اور پشتو زبان ہے ۔ اس کی قدامت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا یا جا سکتا ہے کہ اس میں ایسی تلمیحات اور اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں ، جو ہزاروں سال پرانے واقعات کے پسِ منظر سے تعلق رکھتی ہیں ۔ لیکن بدقسمتی سے اس قیمتی خزانے کو ہر وقت محفوظ نہیں کیا جا سکا، جس کی وجہ سے اس کا بہت بڑا ذخیرہ وقت اور حالات کے سیلاب میں بہہ گیا ہے ۔فوکلور یا لوک ادب ہر زبان کا ایک قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کسی بھی زبان میں روح کی حیثیت رکھتا ہے ۔ کیونکہ اس میں زبان کا اصلی ذخیرہ الفاظ ، اس قوم کی رسم و رواج کی عکاسی اور مٹی کی خوشبو شامل ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ فوک لور کے ماہرین نے اس کی ایک تعریف یوں بھی کی ہے کہ ۔

"فوک لور عوام کی لاکھوں ، کروڑوں ، عادتوں ، رسموں ، عقائد ، طرز فکر ، معاشرت اور زندگی کے متعلق ان کے عمل اور ردعمل سے عبارت ہے ۔ مائتھالوجی ، اساطیر اور روایات بھی اپنے عامیانہ افکار کے ساتھ اس لیے اس میں در آئیں کہ یہ عوامی عقائد ، طلب اور تعبیر کے عین مطابق ہیں ۔ ان افکار ، روایات اور افسانوں میں خارجی اور غیر شخصی اٹل اور طبعی عناصر کا بڑا حصہ ہے جو شخصی اور افرادی قالب میں ڈھل کر یک جان ہوگئی ہیں۔[1]"

دور جدید میں فوک لور کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی نے انسان کو گوں ناگوں مصرفیات کے ساتھ ساتھ مصنوعیت اور خود غرضی کے خول میں قید کر رکھا ہے ، یہی وجہ ہے کہ انتشار اور افراتفری کے اس دور میں کمزور اعصاب والا انسان اخلاقی بیماریوں کے ساتھ ساتھ نفسیاتی ، توہماتی اور انتہا پسندی جیسے امراض میں مبتلا نظر آتاہے ۔ ایسے حالات میں فوک لور انسان کو ذہنی سکون کے ساتھ ساتھ حالات اور مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی صلاحیت عطا کرتاہے ۔ عام آدمی کو انسانیت کا درس دے کر انسانیت کو پروان چڑھاتا ہے۔

اگرچہ اس ادب کا بظاہر مادی ترقی میں کوئی کردار نہیں تاہم اس مادی ترقی کے پس منظر میں ادب کے کردار سے انکار ممکن نہیں ۔ ہر ایجاد سے پہلے اس کا خیال وجود میں آتا ہے اور یہی خیال اصل میں ادب ہے ۔ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی زیادہ روحانی اور اخلاقی ترقی کی ضرورت ہے ۔ اگر انسان مادی ترقی میں خلا سے آگے بھی چلا جائے اور وہ اخلاقی تنزلی کا شکار ہو تو وہ مطمئن زندگی نہیں گزار سکتا ۔اس لیے اخلاقی ترقی میں ادب کا کردار اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے مسلم ہے۔

پشتو لوک ادب:دوسری زبانوں کی طرح پشتو زبان میں بھی لوک ادب کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اصناف ، مقصدیت اور معنویت کے لحاظ سے اپنے اندر بے پناہ وسعت اور گہرائی رکھتا ہے۔

"یوں تو ہر ملک کے لوک گیتوں میں وہاں کے عوام کی روح پوری آزادی سے جلوہ گر ہوتی ہے ۔ لیکن پشتو لوک گیتوں میں اس نسل کا پورا تاریخی سرمایہ محفوظ ہے ۔ پشتو لوک گیتوں کا جائزہ لیتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ زندگی کے ہر موضوع پر لوک گیتوں کا جتنا سرمایہ پشتو میں ملتا ہے دنیا کی کوئی زبان شاید ہی اس کا مقابلہ کرسکے۔[2]"

پشتو کا لوک ادب منثور اور منظوم دونوں اصناف کے لحاظ سے بہت ضخامت رکھتا ہے ۔ ان اصناف میں داستان، قصہ ، محاورہ ، ضرب الامثال ، ٹپہ ، چارہ بیتہ ، نمکے ، بگتے ، پہیلی ، انگے ، لوریاں ، لطیفے ، چغیان ، لوبے ، طنزومزاح اور بچوں کا ادب وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں۔ان تمام اصناف کی اپنی ساخت ، ہئیت اور پہچان ہے۔ان اصناف میں اپنی شہرت ، بے ساختگی ، شیرینی اور ہر دلعزیزی میں ("ٹپہ "اور متل یعنی "ضرب المثل سب سے زیادہ مشہور ہے۔

"ٹپہ لوک گیتوں کی مشہور ترین اور مقبول ترین صنف ہے ۔ لوک شاعری کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس کے مصنف کا نام نہیں ہوتا ، چنانچہ ان ٹپوں کا بھی کوئی معلوم مصنف نہیں ۔ یہ ٹپے اتنے ہی قدیم ہیں جتنی پشتو زبان قدیم ہے۔ لہٰذایہ ٹپے ہزاروں سال سے سینہ بہ سینہ نسل درنسل منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں ۔ لوک شاعری چونکہ عام انسان کی زندگی کے ہر زاویے کی ترجمانی کرتی ہے ، اس لیے مدتیں گزر جانے کے باوجود ان میں ایسی تازگی ہے گویا یہ ہمارے دور کی تصنیف ہو۔[3]"

پشتو ٹپہ کافی وسعت کا حامل ہے۔ موضوع ،فکر اور پیغام کے لحاظ سے پشتو ٹپہ میں کافی تنوع پایا جاتا ہے۔سب سے زیادہ اس صنف میں امن،محبت اور بھائی چارے کا درس موجود ہے۔

" پختون معاشرت و ثقافت کے سارے رنگ اس شاعری میں نکھرے ہوئے نظر آتے ہیں،یہی وجہ ہے کہ مائیں بچوں کو دودھ پلاتے،کسان ہل چلاتے،لڑکیاں پنگھٹ پر پانی بھرتے اور اپنے چاہنے والوں سے جدا ہوتے -- بظاہر ٹپے میں دو مصرعے ہوتے ہیں جس کا پہلا مصرعہ چھوٹا اور دوسرا بڑا ہوتا ہے "[4]

پشتو لوک ادب میں ایسے بے شمار ٹپے موجود ہیں جن میں دہشت گردی کے خلاف امن کا پیغام دیا جاتا ہے۔پشتونوں میں وطن سے محبت کا جذبہ اور اپنی سر زمین پر مر مٹنے کا جنون کی حد تک عشق موجودہے۔ایسا ہی پشتو کا ایک مشہور ٹپہ ہے جس میں ایک عورت اپنے محبوب کے جذبہ حب الوطنی کو بڑے رومانوی انداز میں خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔ ؎

اشنا مي سر په وطن کېښود   په تار د زلفو به کفن ورته کندمه

ترجمہ : میرے محبوب نے وطن کی خاطر جان قربان کردی ، میں بھی اپنی زلفوں کے تار سے اس کے لیے کفن سی لوں گی۔

په باغ کښې مه وله کمترې   یوه به مړه شي بیا به نه راځي سیلونه

ترجمہ: کھیت میں فاختہ کاشکار مت کرنا، کیونکہ ایک کے مر جانے سے غول کبھی نہیں آئیں گے۔

ثواب دے بیل گټه دے بیله   راشه د لارې خوا کښې وکره گلونه

ترجمہ: سرِراہ پھول اُگاو ،اس طرح فائدہ (دنیاوی)اور ثواب (اُخروی) دونوں مل جائیں گے۔

ترجمہ: تمیں نیکی او فائدہ دونوں ملے گا اس لئے آجاؤ اور سرِ راہ پھولوں کی باغبانی کرو

د تور ټوپکو استاکاره   د ښو ځوانانو خون به ستا په غاړه وینه

ترجمہ: اے اسلحہ ساز! یاد رکھو،اچھے اچھے نوجوانوں کا خون تمھارے سر ہوگا۔

د لښکرونو ملک ته وایې   ډیرې دے کونډې کړې هیرې درته کوینه

ترجمہ: لشکروں والے اہل اقتدار کے حاکم سے کہو ،تم نے بہت سوں کو بیوائیں بنا دیا جو اب تمھیں بد دُعائیں دے رہی ہیں۔

عالمه یو تر بل زاریږې   ما د محفل یاران لیدل چې خاورې شونه

ترجمہ: اے دنیا والو! ایک دوسرے سےپیارو محبت کے ساتھ پیش آو،میں نے ایک ہی محفل کے دوستوں کو خاک ہوتے دیکھا۔

پشتو فوکلور میں ٹپے کے بعد" متل "جسے اردو زبان میں ضرب المثل کہا جاتا ہے، کو عوامی حیثیت حاصل ہے۔ ٹپہ صرف منظوم ہے جبکہ ضرب المثل منظو م اور منثور دونوں صورتوں میں موجود ہے۔ مگر تعداد کے لحاظ سے منظوم کم اور منثور زیادہ ہے۔ پشتون لوگ روزمرہ کی بول چال میں ضرب الامثال کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ضرب المثل کیاہے؟ متل)مثل (اسم ۔واحد۔مذکر۔ایک چھوٹاسا جملہ جو ایک زبان کے بولنے والے ا س کو ہوشیاری کے طور پر قبول کرتے ہیں ۔مثال۔ضرب المثل۔[5]

"لغت کیې د عربی او فارسی" مثل "د اردو ضرب المثل یا کہاوت د انگریزی پروورب(Proverb) او د پشتو متل د نثر ھم دیو قسم مختلف نومونہ دی۔[6]"

ترجمہ: لغت میں عربی اور فارسی کا" مثل"اردو کا ضرب المثل یا کہاوت اور انگریزی کا پروورب اور پشتو کا متل نثر کی ایک ہی قسم کے مختلف نام ہیں۔

ضرب الامثال اکثر عوام کی طرف سے وجود میں آتی ہیں ۔ اس کے وجود میں آنے کا عمل اکثر معلوم نہیں ہوتا ۔ بعض ضرب الامثال ایک جیسے معانی اور مفہوم رکھتی ہیں ۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضرب الامثال مختلف ادوار میں ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل یا ترجمہ ہوئی ہیں ۔ اور پھر اس طرح مشہور ہوگئی ہیں کہ ہرزبان والے یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ انھی کے وضع کیے ہوئے ہیں۔[7]

فوک ادب کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس میں ایک قوم کے معاشرے، بودوباش اور ان کی طرز زندگی کے تمام اطراف کا مکمل طور پر احاطہ کیا جاتا ہے۔ پشتو فوک ادب کے تمام اصناف میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اپنے اندر پشتون معاشرے کے صحیح خد و خال کو سمیٹتے اور محفوظ کرتے ہیں۔

ضرب المثل بھی اگر چہ ایک چھوٹا سا جملہ ہوتا ہے جو چند الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے لیکن بہ ظاہر یہ چھوٹا سا جملہ اپنے اندر سمندر جیسی گہرائی اور وسعت رکھتا ہے۔" متل "الفاظ ، معانی اور مفہوم کے لحاظ سے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ دوسری فوکلوری اصناف کی طرح پشتو ضرب الامثال میں بھی پشتون معاشرے کی مکمل تصویر کشی ہوتی ہے ۔ اگر کوئی بھی پشتون معاشرے کی مکمل تصویر دیکھنا چاہتا ہے تو انہیں یہ تصویر فوکلور فریم میں ملے گی ۔

پشتو کے لوک ادب میں بے پناہ سادگی ، بے ساختگی ، روانی ، آسانی ، خلوص ، محبت ، امن ، وفا اور سچائی موجود ہے۔ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کے تخلیق کرنے والوں میں یہ خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں ۔ اس لیے تو یہ ان کے ادب میں شعوری اور غیر شعوری طور پر منتقل ہوئی ہیں ۔ پشتو ضرب الامثال بھی انھی خوب صورت رنگوں اور فرحت بخش خوشبو سے خالی نہیں۔یقیناً ان میں کچھ ضرب الامثال ایسی بھی ضرور موجود ہوں گی جن سے بظاہر لوگ غلط مطلب لیتے ہیں لیکن اصل میں یا تو وہ طنزاً کہی گئی ہیں یا وہ مزاح کے طور پر بیان میں آئی ہیں ،لیکن طنزیہ اور مزاحیہ ضرب الامثال میں بھی ایک مثبت مقصد پوشیدہ نظر آتاہے، جومعاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہے۔

یہ ہماری معاشرتی زندگی کے راستے ہیں ۔اس میں بعض سیدھے اور بعض ٹیڑھے ہیں ۔ کچھ مختصر اور کچھ طویل ہیں ۔ چندمعروف اور چند غیرمعروف ہیں[8] ہمارے معاشرے کے لوگ روزانہ ہزاروں لاکھوں کے حساب سے ان راستوں سے گزر رہے ہیں ۔ ان کے سامنے پیش ہونے والے واقعات ،حادثات ، لمحات اور تجربات مختلف صورتوں میں تاریخ کا حصہ بنتی ہیں۔ اور اگر یہ چیزیں ادب کا حصہ بن جائیں تویہ آنے والے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ کا کام دیتی ہیں۔

یہاں پشتو ضرب الامثال کے سمندر سے چند گوہر نایاب پیش کیے جاتے ہیں ، جن میں براہ راست یا علامتی پیرائے میں امن ، محبت ، رواداری ، حسن سلوک ، اخلاقیات ، اور آشتی کا پیغام موجود ہے۔ مثلاً

اتفاق کیی برکت وی[9]۔ ترجمہ: اتفاق میں برکت ہے

د یو لاسہ پڑق نہ خیجی ترجمہ: ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی

دیو امسا د گنڑو گیڈے ترجمہ: ایک کی لاٹھی ،ہجوم کا گٹھا

د ساسکی ساسکی نہ سمندر جوڑیگی ترجمہ:قطرہ قطرہ سے سمندر بنتا ہے

ان چار ضرب الامثال میں اتفاق کی برکت پر زور دیا گیا ہے۔ اتفاق ایک ایسی قوت ہے کہ اس کے سامنے پہاڑ بھی نہیں ٹھہر سکتا ۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (واعتصمو بحبل اللہ جمیعاولاتفرقو)ترجمہ :اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔فرقہ بندی سے ایک طرف قوت تقسیم ہو جاتی ہے تو دوسری طرف ایک دوسرے کے خلاف بدگمانی بھی جنم لیتی ہے۔ آج کل کے دور میں مذہبی ، سیاسی اور عوامی فرقوں نے اتنی کثرت اختیا ر کی ہے کہ عام آدمی حیران و پریشان دکھائی دیتا ہے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنی تعلیمات پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ اتفاق و اتحاد سے امن اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ جبکہ نااتفاقی سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ اللہ تعالیٰ میری امت یا یہ فرمایا کہ محمدصلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کریں گے ۔اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مجمع کے اوپر ہے ۔ اور جو کوئی مجمع سے جدا ہوا تو وہ جہنم میں گر گیا ۔[10]

ددروغو مزے لنڈ وی ترجمہ :جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے

چی اوگہ ئے نہ وی خوڑلے بوئی ترے نہ زی ترجمہ: جو لہسن نہیں کھایا اس کے منہ سے بدبو نہیں آتی۔

راست اوسہ پہ لویہ لار کیی ملاست اوسہ ترجمہ: راست رہو گے تو بڑی شاہ راہ میں لیٹے رہو گے۔

چی رشتیا رازی نو دروغو کلی وران کڑی وی ترجمہ: سچ کے پہنچتے پہنچتے جھوٹ گاؤں ویران کر چکا ہوتا ہے۔

ان ضرب الامثال میں معاشرتی اصلاح کا پیغام موجود ہے۔ ان تمام میں جھوٹ ، دھوکہ دہی اور دوغلے پن کی مذمت کی گئی ہے جبکہ ان چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کی مطمئن اور پرسکون زندگی کا ذکر موجود ہے۔

اخلاقی برائیاں کسی بھی معاشرے کے لیے ناسور سے کم نہیں ،اس لیے تمام مذاہب اخلاقی برائیوں سے سختی سے منع کرنے کی تاکید کرتے ہیں، بلکہ اس قسم کی برائیوں پر سزا کے احکامات بھی صادر کرتے ہیں۔

اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے ، اس لیے دوسرے مذاہب کی نسبت اسلام نے اخلاقی برائیوں سے منع کرنے کے احکام کثرت سے صادر کیے ہیں ۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایسے جھوٹے اور ٹھگ لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ آپ کے سامنے ایسی احادیث بیان کریں گے جسے نہ آپ نے سنے ہوں گے اور نہ آپ کے آباواجداد نے ۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہو ، اور نہ ان کواپنے نزدیک آنے دو ۔ اس سے آپ بھی گمراہ ہوں گے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اس فتنہ میں پڑ جائیں ۔

اگر ہم اپنے معاشرےپرنظر ڈالیں تو بے بنیاد باتوں اور افواہوں کی وجہ سے لوگ غلط فہمی کا شکار ہو کر بڑے گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔اور اس وجہ سے معاشرے میں بگاڑ ، فساد اور بدامنی پھیل رہی ہے ۔

خپل عمل د لارے مل دے ترجمہ: اپنا عمل ہی راستے کا ساتھی ہے

چہ سہ کرے هغہ بہ ریبی ترجمہ: جو بوو گے ، وہی کاٹو گے

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔یہاں انسان جو کچھ بوتا ہے ، آخرت میں وہی کاٹتا ہے ۔ عمل ہی انسان کا ساتھی ہے ۔ یعنی آخرت میں اعمال نامے کی صورت میں وہی کچھ ملے گا جو دنیا کے کھیت میں انسان بوتا رہتا ہے۔لیکن یہ بات صرف آخرت کے لیے نہیں بلکہ دنیا میں بھی انسان کو اپنے ہر اچھے برے عمل کا نتیجہ ملتا رہتا ہے۔ عدل و انصاف فقط حشر پر موقوف نہیں ، زندگی میں بھی گناہوں کی سزا ملتی ہے ۔

"دنیا میں بھی عمل انسان کا ساتھی ہوتا ہے ۔ اگر کوئی انسان نیک اور اچھا کا م کرتا ہے تو اس کی یہ دنیا بھی خوب صورت ہوتی ہےاور عقبیٰ بھی ۔ اور جو کوئی بدکردار ہوتا ہے تو اس کو اس دنیا میں بھی اس کی سزا ملتی ہےاور اس دنیا میں بھی۔ برے انسان کی زندگی اس کی برائی کی وجہ سے تکلیف دہ ہوتی ہے"[11]

غرض یہ کہ ان ضرب الامثال میں بھی امن و آشتی کا پیغام پایا جاتا ہے۔

د خپل سادر سرہ خپے غزول پکار دی ترجمہ: جتنی چادر اتنے پاوں پھیلاو

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق کام کرنا چاہیے ۔بعض اوقات انسان بے فکری ، کم عقلی ، غصے ، انا اور ضد میں آکر ایسا کام کرتا ہے جس پر بعد میں اسے پچھتانا پڑتا ہے ۔ اسلام بھی اعتدال اور میانہ روی پر زور دیتا ہے ۔ اس سے انسان کی زندگی میں ایک خاص نظم و نسق پیدا ہوتا ہے ،اور اس طرح معاشرہ بہت سے مسائل سے بچ جاتا ہے۔

پشتون چی پشتو پریگدی ، زمکہ دی پرے ڈکہ شی ترجمہ:پشتون جب پشتون اقدار چھوڑ دیتا ہے تو اسے مر جانا چاہیے۔

د کلی اوزہ خو د نرخہ مہ اوزہ ترجمہ:گاؤں چھوڑ جاؤ ، مگر بہاؤ کے اصول کی پابندی مت چھوڑ و۔

د قامہ اوزہ ، د لارے مہ اوزہ ترجمہ : قوم سے نکل جاؤ ، مگر قوم کے صحیح راستے کو ترک نہ کرو۔

مطلب یہ کہ جو شخص اپنی قوم کے اٹل قواعد ، رسم و رواج ، طرز زندگی ، قوانین اوراصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بہتر ہے کہ وہ اس قوم سے ہی الگ ہو جائے۔

پشتو لوک ادب میں کافی حصہ خواتین کا بھی ہے۔ان میں ٹپے،لوک گیت،الاھو،انگے،چغیان،لوری،کاکڑے وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہ تمام اصناف مختصر اور سادہ الفاظ و جملوں پر مشتمل ہوتی ہیں ۔ بعض اصناف فنی لحاظ سے بھی کوئی خاص نہیں لیکن فکری اور معنوی لحاظ سے اپنے اندر وسیع پیغام رکھتی ہیں ۔ ان اصناف میں الاھو ایک ایسی صنف ہے جو ماں اور بچے تک محدود ہے ۔ یہ صنف بچوں کی طرح معصومیت اور ممتا کی پیار سے بھری ہوتی ہے۔ اس میں ماں اپنے بچے کو لاشعوری طور پر امن،محبت،نیکی،بہادری اور حوصلے کاردرس دیتی ہے۔

"اللہ ھو پشتو لوری ہے جسے پشتو لوک گیتوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے ۔ لوری ہر ایک زبان میں تقریبا ایک ہی تکنیک میں پائی جاتی ہے لیکن پشتو اللہ ہو کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بچے کو بلی یا کتے سے ڈرانے کی بجائے بہادری،اولوالعزمی اور غیرت و حمیت کا درس دیا جاتا ہے جو آئندہ زندگی میں بچے کے لئے حرز جان بن جاتا ہے اس میں اسلاف کے اوالعزمانہ کارنامے ،حب الوطنی اور سخت کوشی کا درس ملتا ہے یا ماں اپنے جذبات پیش کرتی ہے۔[12]

اللہ ہو شہ اللہ ہو، یوہ زرے دے دہ مور،پلار دے نشتہ دے پہ کور،نہ مے خور شتہ نہ مے مور،ہم صحرا کووم ہم کور، اللہ ہو شہ اللہ ہو۔۔۔ترجمہ:
سوجا ،اے مرے بچے سوجا ، تیری ماں اکیلی ہے،تیرا باپ گھر پر نہیں ہے ،میری نہ ماں ہے نہ کوئی بہن ہے۔
جنگل سے لکڑیاں بھی لاتی ہوں، گھر کا کام بھی کرتی ہوں ، سوجا ،اے مرے بچے سوجا،،،
تہ اودہ شہ زما جان ،مور دی تا نہ شی قربان،ٹول کارونہ مے دی وران،شپہ او ورز می دی پہ زان،اللہ ھو شہ اللہ ھو
ترجمہ: تو سو جا میری جان ،میں تیرے صدقے قربان جاوں،میرے سب کام ادھورے پڑے ہیں ،دن رات میری جان پہ بنی ہے ، سوجا سوجا[13]

مشت نمونہ خروار کے اس فوک لور کی مختلف اصناف سے پتا چلتا ہے کہ پشتو کے لوک ادب میں بے پناہ محبت اور امن موجود ہے لیکن بد قسمتی سے لوگ اس جدید دور میں اس طرح کی باتوں،گیتوں اور لوریوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں ۔اس وجہ سے تنازعات اور دوسرے مسائل جنم لیتے ہیں، لہذا کسی نہ کسی صورت میں فوکلور کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک رکھنا پرامن زندگی کی نوید ہے۔

اسی طرح ناچ بھی تہذیب اور وقار کے دائرے میں رہتے ہوئے ہماری ثقافت کا ایک حصہ بن چکا ہے پختون اکثر خوشی کے مواقعوں پر ناچ کی محافل بپا کرتے ہیں پچھلے زمانے مسے مختلف پختون علاقوں اور قبائل میں مختلف قسم کے رقص اور موسیقی کا اہتمام کیا جاتا ہے ناچ بھی پختونوں کی دل لگی کے ساتھ ساتھ کھیلوں کا ایک اہم حصہ ہے کھیل نہ صرف جسمانی نشوونما کے لیے ضروری ہے بلکہ اس سے ذہنی صلاحیتیں بھی بڑھتی ہیں محمد نواز طاہر لکھتے ہیں :

"یہ کھیل کبھی دن کی روشنی کبھی رات کی چاندنی اور کبھی تاریکی میں کھیلے جاتے ہیں اس میں کچھ دریائی اور کچھ صحرائی کھیل ہیں اس میں گرمیوں، سردیوں، بہار اور خزاں کی کھیل جدا جدا ہیں"[14]

کوئی بھی قوم خواہ وہ کسی بھی قبیلہ یا نسل سے تعلق رکھتے ہو اپنی زندگی اپنے محصوص طور طریقے رکھتی ہے
انہیں طریقوں سے عوام کی نفسیات رسم و رواج اور اچھے برے کی پہچان ہوتی ہے ۔ بچوں کا کھیل بھی ایسی تہذیب و تمدن کا حصہ ہے جو بچوں کے جسمانی، معاشرتی اقدار، کس قوم کی زبانی ثقافتی اور معاشرتی ترقی کا ذریعہ ہیں
اسی طرح پشتونوں کا حاص اور روایتی کھیل ہیں جس میں امن اور محبت کا درس دیا جاتا ہیں ان کھیلوں میں تور مخی بابا ، دربلی ، کبڈی، موخہ ، د چا د کوځي خاوري ، شلغاتی ، کوتی لال، شکار ، میرا ڈبی، پتنگ بازی، بیلوری، دوسی ، چندرو، میر گاٹی، کوٹنی کول، اکو بکو ، عید کی خوشیاں وغیرہ شامل ہیں

نتیجہ

ہزاروں سال پہلے کہے گئے یہ سیدھے سادے الفاظ میں بے پناہ امن،محبت،رواداری،اخوت اور بھائی چارے کی چاشنی موجود ہے،یہ نہ صرف پشتو ادب میں بلکہ ہر زبان میں موجود ہے اور یہ اسی زبان،قوم اور وطن کی اصل روح اور خوشبو ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ادب ہر دور میں امن اور محبت پر یقین رکھتا ہے اور اس پیغام کو آگے پھیلانا اور عام کرنا چاہتا ہے۔اس تحقیق کا اصل مقصد یہ ہے کہ شاید ہم اپنا ثقافتی اثاثہ برقرار رکھا جائے۔ آج کل ہماری نوجوان نسل اس قسم کے کھیلوں سے ناواقف ہے ۔ اور اگر اسی طرح یہ نسل ناواقف رہ گئی تو یہ ہمارے لیے بدبختی کا باعث ہوگی ۔ کیونکہ یہ قومی کھیل ہیں جس میں پشتونوں کی اجتماعی زندگی کے فوائد موجود ہیں ۔ اور بزرگوں کا حکم ماننا تعمیل کرنا، صبر و استقامت غیرت امن و امان سب کچھ اس میں شامل ہیں

تجاویز

- لوک ادب کو ہر کلاس اور لیول کے نصاب میں شامل کرنا چاہیے تاکہ طالب علموں کو اپنی زبان اور مزاج کے مطابق امن اور محبت کی اہمیت کا علم ہو جائے۔
- پرنٹ،الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر لوک ادب سے منتخب مواد کو شائع کرنا چاہیئے۔
- پاکستان کالوک ادب گلدستے کی مانند مختلف زبانوں پر مشتمل ہے ،اردو اور دوسری زبانوں میں اسکا ترجمہ کرنا عصری تقاضا ہے۔
- لوگ گیت کو موسیقی،البم،ڈاکومنٹریز ،موبایل ٹونز ،شادی بیاہ،سرکاری اور غیرسرکاری پروگراموں میں عام کرنا چاہیئے۔
- لوک ادب کے شاعر،ادیب،محقیق اور موسیقار کی حوصلہ افزائی کی بھی اشد ضرورت ہے۔
- پاکستان کی تمام زبانوں پر مشتمل ایک فولکلور سنٹر بنانے کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1 فارغ بخاری ، سرحد کے لوک گیت، لوک ورثہ ، اسلام آباد ،1987 ء ص16 .
2 ۔ایضاً ، ص33.
3 پرتوروہیلہ، ٹپے ، لوک ورثہ ، اشاعت گھر، اسلام آباد ، جنوری ،1988 ء ، ص5 .
4 ایضاً ، ص 5
5 قلندر مومند، فرید صحرائی،" دریاب" پختو ٹیکسٹ بکس بورڈ پشاور ،1996 ء ، ص1172 .
6 ۔ داورخان ، داود ، پروفیسر ، پختو ادب کیی متل، جنوری1990 ء ، ص19 .
7 خیال ، لعل بادشاہ ، دپشتو متلونو تہذیبی او لسانی مطالعہ ، ڈائریکٹریٹ آف کلچر ، خیبرپختونخوا،2012 ء ، ص22 .
8 طاہر ، محمدنواز ، پروفیسر، ٹپہ او ژوند، حکومتِ خیبر پختونخوا ، پشاور،2012 ء ، ص246 .
9 اس مقالے میں مذکورہ ضرب الامثال پروفیسر محمد نواز طائر کی کتاب لرغونے فکرونہ اور روہی متلونہ،فرہاد وسیم یوسفزے کی کتاب د متلونو پہ لار اور اپنی یاداشت سے لیے گئے ہیں۔
10 مشکوۃ شریف ، پشتو ترجمہ، فقیر محمد عباس قادریہ ، تاج کتب خانہ ، پشاور ، س ن ، ص86
11 وسیم یوسفزے ، فرھاد علی ،د متلونو پہ لار ، ص33 :
12 فارغ بخاری ، سرحد کے لوک گیت، لوک ورثہ ، اسلام آباد ،1987 ء ص 145
13 ایضاً ، ص 146
14 پښتنو د ماشومانو سندرې ص 41